سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر:29

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

میدانِ محشر میں

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی
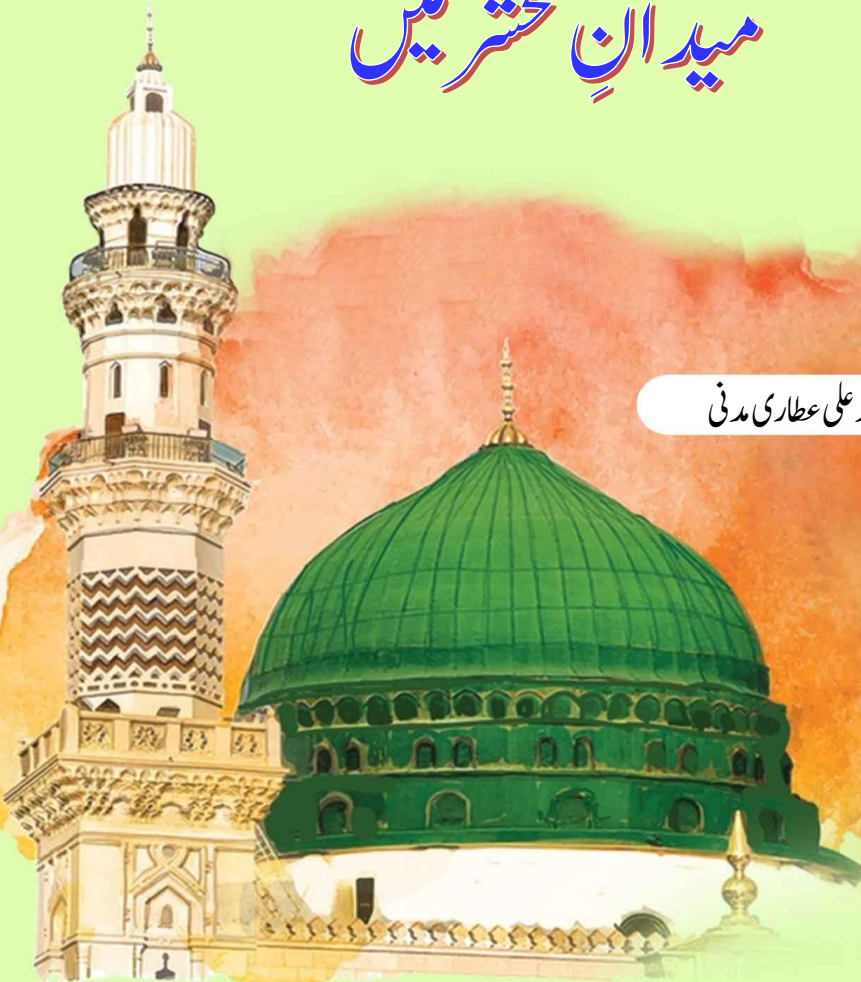
ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا انتیسواں عنوان

مرتب

مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

(مُسْتَطْرَف، ج۱، ص۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب	:	رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میدانِ محشر میں
مرتب	:	علامہ ابو النّور راشد علی عطاری مدنی
صفحات	:	38
اشاعت اوّل	:	اکتوبر 2023 (ویب ایڈیشن)
پیشکش	:	ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میدانِ محشر میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی میدانِ محشر میں آمد اور مصروفیات کے احوال خود حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی مبارک زبان سے بیان فرمائے ہیں، آیئے ملاحظہ کیجیے:

(1) اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِی

ترجمہ: میں ہی حاشر (جمع کرنے والا) ہوں لوگ میرے ہی قدموں پہ جمع کئے جائیں گے۔[1]

(2) اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ اِفَاقَۃً ترجمہ: لوگوں میں سب سے پہلے میں ہی افاقہ پانے والا یعنی اٹھنے والا ہوں۔[2]

(3) اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا اِذَا بُعِثُوا ترجمہ: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے میں ہی اٹھایا جاؤں گا۔[3]

(4) اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: قیامت کے دن

---

(1) بخاری، 2/484، حدیث:3532

(2) کشف الاستار، 3/104، حدیث:2351

(3) ترمذی، 5/352، حدیث:3630

سب سے پہلے مجھ ہی سے زمین کھلے گی مگر فخر نہیں۔[4]

(5) اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ فَاَکُوْنُ اَوّلَ مَنْ یُبْعَثُ ترجمہ: قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ ہی سے زمین کھلے گی پس میں ہی سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں۔[5]

مذکورہ پانچ روایات میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مزارِ اقدس سے باہر آنے اور میدانِ محشر میں تشریف لانے کا ذکر ہے۔ شفیعِ محشر کی میدانِ محشر میں آمد کا انداز دیگر کئی روایات میں تفصیل کے ساتھ مروی ہے۔ مختلف روایات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد سب سے پہلے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیدار ہوں گے، آپ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم کے درمیان ہوں گے، پھر اہلِ بقیع اٹھیں گے، پھر اہل مکہ اٹھیں گے، پھر آپ براق پر سوار ہو کر صدّیق و فاروق اور اہلِ حرمین کے درمیان ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں میدانِ محشر کی جانب تشریف لائیں گے، اس سب کی تفصیل درج ذیل روایات میں بیان کی گئی ہے۔

---

(4) ترمذی، 5/354، حدیث: 3635

(5) تاریخ ابن عساکر، 59/275، رقم: 7525

70 ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں:

شعبُ الایمان میں ہے کہ ہر صبح طلوعِ فجر کے وقت 70 ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبرِ اطہر کو گھیر لیتے ہیں اور پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور شام تک درودِ پاک بھیجتے رہتے ہیں، پھر شام کے وقت وہ آسمانوں کی جانب چڑھ جاتے ہیں اور ان ہی کی مثل مزید 70 ہزار اترتے ہیں، وہ بھی اسی کی مثل عمل کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی قبرِ مبارک سے باہر تشریف لائیں گے تو 70 ہزار فرشتوں کے درمیان آئیں گے جو کہ آپ کی عزت وتوقیر کے لئے حاضر ہوں گے۔[6]

بخاری شریف میں ہے کہ جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان میں سبھی بے ہوش ہو جائیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ چاہے، پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں ہی اٹھایا جاؤں گا۔[7]

---

(6) شعب الایمان، 3/492، حدیث: 4170

(7) بخاری، 2/446، حدیث: 3414

ہیں صدیق اِدھر، فاروق اُدھر:

ترمذی شریف میں ہے کہ ایک بار رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں یوں داخل ہوئے کہ جنابِ ابو بکر صدیق اور عمر فاروقِ اعظم آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔ اس وقت آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہم قیامت کے دن بھی اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ (8)

اہلِ بقیع و مکّہ کے جھرمٹ میں:

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد شیخین کریمین اور پھر اہلِ بقیع و مکہ کے اٹھائے جانے کا ذکر ترمذی شریف کی روایت میں کچھ یوں ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مجھ ہی سے زمین کھلے گی، پھر ابو بکر اور پھر عمر سے، پھر میں اہل بقیع کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ جمع ہوں گے، پھر میں اہلِ مکہ کا انتظار کروں گا، یہاں تک کہ حرمین کے درمیان ان سے ملوں گا۔ (9)

---

(8) ترمذی، 5/378، حدیث: 3689

(9) ترمذی، 5/388، حدیث: 3712

جبکہ مسندِ حارث کی روایت میں ہے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اہلِ بقیع کے اٹھنے کے بعد اہلِ مکّہ کا انتظار فرمائیں گے، پھر جب وہ آجائیں گے تو ان کے ساتھ میدانِ حشر میں جائیں گے۔[10]

سرورِ کائنات کی میدانِ حشر میں آمد اور بلالِ حبشی کی اذان:

جلیلُ القدر صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ میدانِ محشر میں جمع ہونے کے انداز کو روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو ان کی قبروں سے میدانِ محشر میں سواریوں پر اکٹھا کیا جائے گا، حضرت صالح علیہ السّلام کو ان کی اونٹنی پر لایا جائے گا اور میرے بیٹوں حسن و حسین کو میری اونٹنی عضباء پر لایا جائے گا اور مجھے براق پر لایا جائے گا جس کا قدم اس کی حدِّ نگاہ تک جائے گا، اور بلال کو جنّت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر لایا جائے گا، پس وہ خالص اذان دیں گے اور سچی سچی گواہی دیں گے حتیٰ کہ جب وہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللہ کہیں گے: تو تمام مؤمنینِ اولین و آخرین ان کے ساتھ یہی گواہی دیں گے، پس گواہی قبول کی جائے گی جس سے قبول کی جائے گی اور رد کی جائے

(10) بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث، ص1000، حدیث:1120

گی جس سے رد کی جائے گی۔[11]

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے سوال پر حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس دن براق پر سوار ہوں گا اور انبیا کے درمیان یہ صرف میری خصوصیت ہوگی، پھر آپ نے حضرت بلال کی جانب دیکھ کر فرمایا کہ یہ جنّتی اونٹنی پر سوار آئیں گے اور اس کی پیٹھ پر اذان دیں گے، جب سابقہ امتیں اور ان کے انبیائے کرام اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا الله، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله سنیں گے تو بلال کی جانب دیکھیں گے اور کہیں گے کہ ہم بھی اس کی گواہی دیتے ہیں۔[12]

شافعِ محشر صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم میدانِ حشر میں

(6) اَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهٗ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ وَلَا فَخْرَ

ترجمہ: میں ہی قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں، جس کے نیچے آدم علیہ السّلام اور دیگر (سب لوگ) ہوں گے، فخر نہیں ہے۔[13]

---

(11) معجم صغیر، 2/126

(12) تاریخ ابن عساکر، 10/459، رقم: 2655

(13) شرح السنۃ للبغوی، 7/11

گزشتہ صفحات میں حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میدانِ حشر میں آمد کے انداز و احوال کا ذکر تھا جبکہ اب نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے میدانِ حشر میں انداز اور آپ کی مصروفیات کا ذکر ہے۔

مذکورہ حدیث میں لِوَاءُ الْحَمْد یعنی حمد کا جھنڈا رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ہونے کا بیان ہے، اس کی شرح و تفصیل میں مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی (یعنی لِوَاءُ الْحَمْد) کے بہت معنی کئے گئے ہیں: ایک یہ کہ واقعی ایک جھنڈے کا نام لِوَاءُ الْحَمْد ہے، یہ جھنڈا اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت ہے جو صرف حضور کو عطا ہو گی کیونکہ اللہ کی حمد سب سے افضل ہے۔ دوسرے یہ کہ قیامت میں سب سے پہلے سجدہ میں گِر کر اللہ تعالیٰ کی بے مثال حمد حضور ہی کریں گے، ایسی حمد جو اس سے پہلے کسی نے نہ کی ہو اور علانیہ حمد بھی حضور ہی کریں گے حمد کے جھنڈے سے یہ ہی مراد ہے یعنی اعلان حمد۔ تیسرے یہ کہ حمد سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کا حضور کی حمد فرمانا اور آپ کی حمد کا اعلان فرمانا کہ تمام دنیا اور خود خدا تعالیٰ حضور کی حمد فرمائے، آپ کی حمد کا اعلان کرے۔ (حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اسی حمد کے بارے میں قراٰنِ پاک میں) رب فرماتا ہے: ﴿عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ

مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۹)﴾ ان ہی وجوہ سے حضورِ انور کا نام احمد، محمد اور محمود ہے بلکہ حضور کی اُمّت کا نام ہے حمّادون (یعنی ہر حال میں حمدِ الٰہی کرنے والی) کیونکہ یہ حضور محمد کی اُمّت ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اگر جھنڈے سے مراد ظاہری جھنڈا ہے تو معنی یہ ہیں کہ سارے نبی میرے اس جھنڈے تلے جمع ہو کر حمدِ الٰہی کریں گے، ہم ان کے امام ہوں گے اور اگر وہاں جھنڈے سے مراد تھی حمدِ الٰہی تو مطلب یہ ہے کہ سب ہمارے بتانے سکھانے سے حمد الٰہی کریں گے اور اگر وہاں مراد تھی حضور کی حمد تو مطلب یہ ہے کہ رب تعالیٰ بھی ہماری حمد کرے گا اور ساری مخلوق حتیٰ کہ انبیائے کرام بھی ہماری حمد کریں گے۔ (14)

میدانِ حشر میں ملجا و ماویٰ:

(7) اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں ہی تمام رسولوں کا قائد (سردار) ہوں گا فخر نہیں ہے۔ (15)

(8) اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں ہی قیامت کے

---

(14) مراٰۃ المناجیح، 8/23

(15) دارمی، 1/40، حدیث: 49

دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور فخر نہیں۔[16]

(9) اَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوا ترجمہ: جب لوگ مایوس ہو جائیں گے تو میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں۔

(10) اَنَا خَطِيبُهُمْ اِذَا وَفَدُوا ترجمہ: میدانِ حشر میں جب لوگ وفد کی صورت میں میرے پاس آئیں گے تو ان کی طرف سے اللہ کی بارگاہ میں ہی نمائندہ بنوں گا۔[17]

(11) اَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوا ترجمہ: میں ہی ان کا شفیع ہوں گا جب ان کو روک دیا جائے گا۔[18]

(12) اَنَا خَطِيبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوا ترجمہ: جب لوگ خاموش ہونگے تو میں ہی ان کا ترجمان ہوں گا۔[19]

ان احادیثِ کریمہ میں حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے میدانِ حشر میں، ساری مخلوق کے ملجاو ماویٰ (یعنی پناہ گاہ)، قائد، سردار، شفیع ہونے کا بیان

(16) ترمذی، 5/354، حدیث: 3635

(17) ترمذی، 5/352، حدیث: 3630

(18) مشکاۃ المصابیح، 2/357، حدیث: 5765

(19) دارمی، 1/39، حدیث: 48

ہے۔

یہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

میدانِ حشر ملکِ شام کی زمین پر قائم ہو گا۔ اُس دن زمین تانبے کی ہو گی اور آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہو گا۔ تپش سے بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستّر گز زمین میں جذب ہو جائے گا۔ حشر کی اس گرمی اور پریشانی میں پریشان حالوں کے لئے شافع محشر صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی ذات گرامی کس طرح خیر خواہی کا ذریعہ بنے گی، اس کی منظر کشی صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ کے قلم سے ملاحظہ فرمایئے:

اب آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہیے کہ ہم کو اِن مصیبتوں سے رہائی دلائے، ابھی تک تو یہی نہیں پتا چلتا ہے کہ آخر کدھر کو جانا ہے، یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم علیہ السّلام ہم سب کے باپ ہیں، اللہ تعالٰی نے اِن کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبہ نبوت سے سرفراز فرمایا، اُن کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے، وہ ہم کو اِس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔

غرض اُفتاں وخیزاں (گرتے پڑتے بدحواسی کی حالت میں) کس کس مشکل سے

اُن کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے:

اے آدم! آپ ابو البشر ہیں، اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور اپنی چُنی ہوئی روح آپ میں ڈالی اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت میں آپ کو رکھا، تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے، آپ کو صفی کیا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے۔[20]

فرمائیں گے: میرا یہ مرتبہ نہیں، مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے،[21] آج رب عزوجل نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اور کے پاس جاؤ![22]

لوگ عرض کریں گے: آخر ہم کس کے پاس جائیں؟

فرمائیں گے:[23] نُوح کے پاس جاؤ، کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر

---

(20) بخاری، 4/554، حدیث: 7440
(21) مسند احمد، 1/603، حدیث: 2546
(22) بخاری، 2/415، حدیث: 3340
(23) خصائص الکبریٰ، 2/383

ہدایت کے لئے بھیجے گئے۔[24]

لوگ اُسی حالت میں حضرت نُوح علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اُن کے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے[25] کہ آپ اپنے ربّ کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے۔

یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں، مجھے اپنی پڑی ہے،[26] تم کسی اور کے پاس جاؤ![27]

عرض کریں گے، کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟

فرمائیں گے:[28] تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ،[29] کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے مرتبہ خُلّت (یعنی دوستی کے رتبے) سے ممتاز فرمایا ہے۔[30]

لوگ یہاں حاضر ہوں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اِس کے

---

(24)بخاری،4/542،حدیث:7410

(25)بخاری،2/415،حدیث:3340

(26)مسند احمد،1/603،حدیث:2546

(27)بخاری،3/260،حدیث:4712

(28)خصائص الکبری،2/383

(29)مسند احمد1/603،حدیث:2546

(30)مسند احمد،1/21،حدیث:15

قابل نہیں، مجھے اپنا اندیشہ ہے۔

مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی خدمت میں بھیجیں گے، وہاں بھی وہی جواب ملے گا،

پھر موسیٰ علیہ السّلام حضرت عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے پاس بھیجیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے: کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں،(31) آج میرے رب نے وہ غضب فرمایاہے، کہ ایسانہ کبھی فرمایا، نہ فرمائے، مجھے اپنی جان کاڈر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ،(32)

لوگ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟

فرمائیں گے: تم اُن کے حضور حاضر ہو، جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی، جو آج بے خوف ہیں،(33) اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں، تم محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو، وہ خاتم النبیین ہیں، وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، اُنہیں کے حضور حاضر ہو، وہ یہاں تشریف فرماہیں۔(34)

---

(31) مسند احمد، 1/603، 604، حدیث: 2546

(32) بخاری، 3/260، حدیث: 4712

(33) خصائص الکبری، 2/383 ملتقطاً

(34) مسند احمد، 1/21، حدیث: 15

اب لوگ پھِرتے پھِراتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلّاتے، دُہائی دیتے حاضرِ بارگاہِ بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے:(35) اے محمد!(36) اے اللہ کے نبی! حضور کے ہاتھ پر اللہ عزوجل نے فتحِ باب رکھا ہے، آج حضور مطمئن ہیں،(37) اِن کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے،

حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں! اور کس حال کو پہنچے! حضور بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں۔(38) جواب میں ارشاد فرمائیں گے: "اَنَا لَهَا"(39) میں اس کام کے لیے ہوں، "اَنَا صَاحِبُكُمْ"(40) میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے، یہ فرما کر بارگاہِ عزّت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے، ارشاد ہو گا: "يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ

---

(35) فتاوی رضویہ، 30/223

(36) بخاری، 3/260، حدیث: 4712

(37) خصائص الکبری، 2/383 ملتقطا

(38) مسلم، ص 125، حدیث: 327

(39) بخاری، 4/577 حدیث: 7510

(40) معجم کبیر، 6/248، حدیث: 6117

تُشَفَّعْ" اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت مقبول ہے۔

پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا، یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم بھی ایمان ہو گا، اس کے لیے بھی شفاعت فرما کر اُسے جہنم سے نکالیں گے، یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا اگرچہ اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے، اسے بھی دوزخ سے نکالیں گے۔[41]

عاشقِ شافعِ محشر مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہِ علیہ نے کیا خوب کہا ہے:

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا

کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے[42]

نوٹ: میدانِ محشر کے یہ احوال کئی احادیث کریمہ کا خلاصہ ہے، ان احادیث کریمہ کی مکمل تفصیل کے لئے المدینۃ العلمیہ کی تخریج شدہ بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ اوّل، صفحہ 132 تا 139 ملاحظہ فرمائیے۔

---

(41): بخاری، 4/577، 578، حدیث: 7510

(42) ذوقِ نعت، ص 161

میدانِ حشر اور شفاعت

(13) اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں ہی پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور قیامت کے دن میری ہی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی اور یہ فخر یہ نہیں کہتا۔[43]

اس حدیثِ مبارکہ میں رسولِ رحمت، حضور خاتم النّبیّن صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے شفیع و شافع اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہونے کا بیان ہوا ہے اور آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے اسمائے طیبہ میں سے ایک بڑا ہی پیارا نام "شافع" بھی ذکر ہوا ہے جس سے ہم گناہگاروں کو رحمتِ ربِّ کائنات پانے کی ڈھارس بندھتی ہے۔

شَفاعت کے لغوی معنٰی وسیلہ اور طلب کے ہیں جبکہ شرعی طور پر کسی دوسرے کے لئے خیر مانگنا شفاعت کہلاتا ہے۔[44]

شفاعت کا موضوع دینِ اسلام میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہود و نصارٰی نے شفاعت و سفارش کے مفہوم و معنٰی میں بہت زیادہ غلو کیا جبکہ

---

(43) ترمذی، 5/354، حدیث: 3636

(44) شرح الصاوی علی جوہرۃ التوحید، ص400

مسلمان کہلانے والے بعض حرمان نصیبوں نے اس کا سرے ہی سے انکار کر دیا اور بعض نے مانا لیکن بہت مبہم اور عجیب انداز میں، جبکہ شریعتِ اسلامیہ میں اس کا عقیدہ رکھنا واجب ہے[45] بلکہ بحر الرائق میں تو ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شفاعت فرمائیں گے اور جو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت کا منکر ہو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں اس لئے کہ وہ کافر ہے۔[46]

عقیدہ شفاعت میں تو یہ بھی شامل ہے کہ صرف حضور خاتمُ النّبیّن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی نہیں بلکہ آپ کے علاوہ انبیاو ملائکہ اور عُلَماو شُہدا، صالحین اور کثیر مؤمنین، قراٰنِ مجید، روزے اور کعبۃُ اللہ وغیرہ سب شفاعت کریں گے اور یہ عقیدہ رکھنا واجب ہے۔[47]

اس مقام پر عاشقِ سیّدِ عالَم، امامِ عشق و محبت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اللہ پاک کی بارگاہ میں بلاواسطہ شفاعت قراٰنِ کریم

---

(45) المعتقد المنتقد، ص250
(46) البحر الرائق، 1/611 ملتقطاً
(47) المعتقد المنتقد، ص247

اور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہوگی۔ اسی لئے روزِ قیامت تمام شفاعت کرنے والے فرشتے، انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والثناء، اولیا و عُلما، حفّاظ و شُہدا اور حجاج و صُلَحا کی شفاعت نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ہوگی۔ ان کی رسائی انہی تک ہوگی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان لوگوں کی شفاعت بھی فرمائیں گے جن کا ذِکر ان حضرات نے کیا ہوگا اور اُن کی بھی شفاعت فرمائیں گے جن کا ذکر نہ کیا ہوگا۔ ہمارے نزدیک یہ معنیٰ احادیث سے مؤکّد ہے۔[48]

اسی بات کو امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ منظوم انداز میں یوں بیان فرماتے ہیں ؎

سب تُمہارے در کے رَستے
ایک تم راہِ خُدا ہو
سب تمہارے آگے شافع
تم حضورِ کبریا ہو
سب کی ہے تم تک رَسائی

(48) المعتقد المنتقد، ص240

بارگہ تک تم رَسا ہو (49)

محشر کے ہولناک حالات میں سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے ہمارے پیارے نبی حضرت محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی ہوں گے کیونکہ جب تک حضور پُر نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شفاعت کا دروازہ نہیں کھولیں گے کسی کو بھی شفاعت کی اجازت نہ ہو گی۔

حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سب سے پہلے شفاعت فرمانا مقامِ شفاعتِ کبریٰ ہے جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: شفاعت دو قسم کی ہے: شفاعتِ کُبریٰ اور شفاعتِ صُغریٰ۔ شفاعتِ کُبریٰ صرف حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کریں گے، اس شفاعت کا فائدہ ساری خَلقت حتّٰی کہ کفّار کو بھی پہنچے گا کہ اس شفاعت کی برکت سے حساب کتاب شروع ہو جائے گا اور قِیامت کے میدان سے نَجات ملے گی، یہ شفاعت حضور ہی کریں گے، اس وقت کوئی نبی اس شفاعت کی جرأت نہ فرمائیں گے۔ شفاعتِ صُغریٰ ظہورِ فضل کے وقت ہو گی، یہ شفاعت بہت لوگ بلکہ قراٰن، رَمَضان، خانۂ کعبہ بھی کریں گے۔ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم رفعِ درجات

---

(49) حدائقِ بخشش، ص342

کے لئے صالحین حتّٰی کہ نبیوں کی بھی شفاعت فرمائیں گے اور گناہوں کی معافی کے لئے ہم گنہگاروں کی شفاعت کریں گے لہٰذا آپ کی شفاعت سے انبیاءِ کرام بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِیْبِكَ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم حضور کی شفاعت ہم گنہگاروں کا سہارا ہے۔[50]

شفاعت کی قسمیں

حضور سیّدِ عالَم، جنابِ محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت کئی طرح کی ہو گی، چنانچہ شیخِ محقق شاہ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلَوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

شَفاعت کی پہلی قسم شَفاعَتِ عُظْمٰی ہے۔

دوسری قسم کی شَفاعت ایک قوم کو بے حساب جنَّت میں داخِل کروانے کے لئے ہو گی اور یہ شَفاعت بھی ہمارے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ثابِت ہے اور بعض عُلَمائے کرام کے نزدیک یہ شَفاعت حُضُورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کے ساتھ خاص ہے۔

تیسری قسم کی شَفاعت اُن لوگوں کے بارے میں ہو گی کہ جن کی نیکیاں اور بُرائیاں برابر برابر ہوں گی اور شَفاعت کی مدد سے جنَّت میں

---

(50) مراٰۃُ المناجیح، 7/403 ملتقطاً

داخِل ہوں گے۔

چوتھی قسم کی شَفاعت اُن لوگوں کے لئے ہوگی جو کہ دوزخ کے حق دار ہو چکے ہوں گے تو حضورِ پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم شَفاعَت فرما کر اُن کو جنَّت میں لائیں گے۔

پانچویں قسم کی شَفاعت مرتبے کی بُلندی اور بُزُرگی کے اضافے کے لئے ہوگی۔

چھٹی قسم کی شَفاعت اُن گنہگاروں کے بارے میں ہوگی جو کہ جہنَّم میں پہُنچ چکے ہوں گے اور شَفاعت کی وجہ سے نکل آئیں گے اور اِس طرح کی شَفَاعت دیگر انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ و السّلام، فِرِشتے، عُلَما اور شُہَدا بھی فرمائیں گے۔

ساتویں قسم کی شَفاعت جنَّت کا دروازہ کھولنے کے بارے میں ہوگی۔

آٹھویں قسم کی شَفاعت خاص کر مدینۂ منوّرہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً والوں اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے روضۂ انور کی زیارت کرنے والوں کے لئے خُصُوصی طریقے پر ہوگی۔ (51)

---

(51) اشعۃ اللمعات، 4/404 ملخصاً

شفاعت کی یہ تمام اقسام مختلف احادیثِ کریمہ میں بیان ہوئی ہیں، آیئے کلامِ سرورِ کائنات کا لطف پانے اور شفاعتِ سیّدُ الکونین کی طلب و تڑپ مزید بڑھانے کے لئے 5 احادیثِ شفاعت ملاحظہ کیجئے:

(1) خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ اَنْ تَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِاَنَّهَا اَعَمُّ وَاَكْفٰى اَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ؟ لَا وَلٰكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِيْنَ الْخَطَّائِيْنَ الْمُتَلَوِّثِيْنَ

یعنی اللہ پاک نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی امّت جنّت میں جائے، میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے، کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لئے ہے؟ نہیں بلکہ وہ اُن گنہگاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور سخت خطاکار ہیں۔[52]

(2) شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ یعنی میری شفاعت میری اُمت میں اُن کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔[53]

---

[52] ابن ماجہ، 4/524، حدیث:4311- مسند احمد، 2/366، حدیث:5453 واللفظ ابن ماجہ

[53] ابوداؤد، 4/311، حدیث:4739- ترمذی، 4/198، حدیث:2443، 2444

(3) اِنِّی لَاَرْجُو اَنْ اَشْفَعَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَدَدَ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ وَمَدَرَۃٍ یعنی میں امید کرتا ہوں کہ رُوئے زمین پر جتنے درخت اور پتّھر ہیں قیامت کے دن میں ان سب کی تعداد کے برابر لوگوں کی شفاعت کروں گا۔[54]

(4) آتِیْ جَھَنَّمَ فَاَضْرِبُ بَابَھَا فَیُفْتَحُ لِیْ فَاَدْخُلُ فَاَحْمَدُ اللہَ مَحَامِدَ مَا حَمِدَہٗ اَحَدٌ قَبْلِیْ مِثْلَہٗ وَلَا یَحْمَدُہٗ اَحَدٌ بَعْدِیْ ثُمَّ اُخْرِجُ مِنْھَا مَنْ قَالَ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُخْلِصاً یعنی میں جہنم کے پاس آؤں گا اور اس کے دروازے پر دستک دوں گا تو وہ میرے لئے کھول دیا جائے گا اور میں اس میں داخل ہو جاؤں گا اور وہاں خُدا کی ایسی تعریف کروں گا جو نہ مجھ سے پہلے کسی نے کی، نہ میرے بعد کوئی کرے گا، پھر میں دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص دل سے لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا۔[55]

(5) لِلْاَنْبِیَاءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَھَبٍ قَالَ فَیَجْلِسُوْنَ عَلَیْھَا وَیَبْقٰی مِنْبَرِیْ لَا اَجْلِسُ عَلَیْہِ اَوْ لَا اَقْعُدُ عَلَیْہِ قَائِمًا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّیْ مَخَافَۃَ اَنْ یُّبْعَثَ بِیْ اِلَی

---

[54] مسند احمد، 9/7، حدیث:23004

[55] معجم اوسط، 3/53، حدیث:3845

الْجَنَّةِ وَيَبْقٰى اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَاَقُوْلُ: يَارَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا مُحَمَّد مَا تُرِيْدُ اَنْ اَصْنَعَ بِاُمَّتِكَ؟ فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ عَجِّلْ حِسَابَهُمْ فَمَا اَزَالُ اَشْفَعُ حَتّٰى اُعْطٰى صِكَاكًا بِرِجَالٍ قَدْ بُعِثَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَآتِيْ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ يَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ مَا تَرَكْتَ لِلنَّارِ لِغَضَبِ رَبِّكَ فِيْ اُمَّتِكَ مِنْ بَقِيَّةٍ

یعنی انبیا کے لئے سونے کے منبر بچھائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے، اور میرا منبر باقی رہے گا میں اس پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اپنے رب کے حُضور کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھے جنّت میں بھیج دے اور میری امّت میرے بعد رہ جائے، پھر میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امّت، میری امّت۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے محمد! تیری کیا مرضی ہے میں تیری امّت کے ساتھ کیا کروں؟ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! اِن کا حساب جلد فرما دے۔ پس میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے اُن کی رہائی کی چِٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیجا جاچکا تھا، میں مالک داروغۂ دوزخ کے پاس آؤں گا وہ عَرض کرے گا: اے محمد! آپ نے اپنی

اُمت میں دوزخ کے لئے اپنے رب کا غضب نام کو بھی نہ چھوڑا۔ (56)

محبوبِ خدا سے ملنے کی جگہ

(14) اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الحَوْضِ ترجمہ: میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ (57)

(15) اَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ ترجمہ: میں تمہارا گواہ ہوں گا۔ (58)

ایسی احادیثِ مبارکہ ذخیرۂ حدیث میں الفاظ کے مختصر سے فرق سے بکثرت موجود ہیں۔ بعض روایات میں "اَنَا" کی جگہ "اِنِّي" مروی ہے، نیز بعض روایات میں یہ دونوں فرامین ایک ہی روایت میں بھی مروی ہیں اور "اَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ" کے الفاظ جدا بھی مروی ہیں۔

نیز کثیر روایات سے پتا چلتا ہے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یہ مبارک فرامین ایک نہیں بلکہ کئی مواقع پر ارشاد ہوئے۔

ایک تفصیلی روایت میں ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

---

(56) مستدرک للحاکم، 1/242، حدیث: 228 ملتقطاً- معجم اوسط، 2/178، حدیث: 2937 واللفظ مستدرک۔

(57) بخاری، 4/270، حدیث: 6589

(58) بخاری، 3/45، حدیث: 4085

شہدائے اُحد پر آٹھ سال کے بعد ایسے نماز پڑھی کہ جیسے آپ زندوں اور فوت شدگان سے رخصت ہو رہے ہوں، پھر آپ منبر پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا: میں تمہارے آگے پیش رو ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور تمہارے وعدہ کی جگہ حوض ہے اور میں اسے اپنی اس جگہ سے دیکھ رہا ہوں اور میں تم پر یہ خوف نہیں کرتا کہ تم میرے بعد شرک کروگے لیکن میں تم پر دنیا کا خوف کرتا ہوں کہ تم اس میں رغبت کرجاؤ۔

صحابۂ کرام اس فرمان سے سمجھ گئے تھے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پردہ فرمانے کا وقت قریب آچکا ہے جیسا کہ راویِ حدیث حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں: "فَکَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یہ فرماتے وقت جو میں نے دیدار کیا یہ آخری دیدار تھا۔"(59)

اے عاشقانِ رسول! ان روایات میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دو مبارک اوصاف کا بیان ہے: (1) فَرَط (2) شَهِيدٌ

---

(59) بخاری، 3/33، حدیث: 4042

”فَرَط“ فَرَطَ یَفْرُطُ سے صفتِ مشبہ کا صیغہ ہے۔[60] اس کے معنٰی ہیں پیش رو، راہنمائی کرنے والا، آگے جانے والا۔ محاورہ عرب میں فَرط اُسے کہتے ہیں جو لشکر یا قافلے سے پہلے آگے جا کر پانی وغیرہ کی جگہ تلاش کرے اور آنے والوں کے ٹھہراؤ وغیرہ کا انتظام کرے جیسا کہ حافظ عراقی رحمۃ اللہِ علیہ نے لکھا ہے۔[61]

فرط کے معنٰی و مفہوم کو مزید وضاحت کے ساتھ سمجھنے کے لئے یہ دو روایات اور شرح پڑھئے:

مؤمنین کے جو بچے نابالغی میں فوت ہو جاتے ہیں انہیں بھی والدین کے لئے فرط فرمایا گیا ہے جیسا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ بابرکت ہے: مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِي اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ یعنی میری امت میں سے جس کے دو بچے فرط ہوں (یعنی نابالغی میں ہی فوت ہو کر آگے چلے گئے) اللہ کریم ان کے سبب اسے جنّت میں داخل فرمائے گا۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا نے عرض کی: اور جس کا ایک بچہ پیشوائی کے

[60] مراٰۃ المناجیح، 7/408
[61] طرح التثریب، 3/296

لئے گیا ہو تو؟ فرمایا: وہ ایک بچہ بھی اس کی پیشوائی کرے گا۔ عرض کی: آپ کی اُمّت میں جس کی پیشوائی کے لئے کوئی نہ ہو تو؟ فرمایا: فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِی لَنْ یُّصَابُوا بِمِثْلِی تو میں اپنی امت کا پیش رو ہوں، وہ میرے جیسا پیشوا ہرگز نہ پائیں گے۔[62]

انبیا کے اپنی اُمّت کے لئے فرط ہونے کے بارے میں ایک حدیثِ پاک ملاحظہ کیجئے: اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَرَادَ رَحْمَۃَ اُمَّۃٍ مِنْ عِبَادِہٖ قَبَضَ نَبِیَّھَا قَبْلَھَا فَجَعَلَہٗ لَھَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْھَا وَاِذَا اَرَادَ ھَلَکَۃَ اُمَّۃٍ عَذَّبَھَا وَنَبِیُّھَا حَیٌّ یعنی اللہ ربُّ العزّت جب اپنے بندوں میں سے کسی امت پر رحمت چاہتا ہے تو اس کے نبی کو اس سے پہلے وفات دیتا ہے پھر اس نبی کو اس کے آگے پیش رو بناتا ہے اور جب کسی گروہ کی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اس کے نبی کی زندگی میں عذاب دیتا ہے۔[63]

مشہور مفسر و محدث حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرط اور اس سے متعلقہ حدیثِ مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے کیا ہی ایمان افروز

---

[62] ترمذی، 2/333، حدیث:1064
[63] مسلم، ص966، حدیث:5965

جملے تحریر فرماتے ہیں چنانچہ مراٰۃ المناجیح میں ہے: فرط بمعنی فارط ہے جیسے تبع بمعنی تابع۔ فرط وہ شخص ہے جو کسی جماعت سے آگے منزل پر پہنچ کر ان کے طعام قیام وغیرہ تمام ضروریات کا انتظام کرے جس سے وہ جماعت آکر ہر طرح آرام پائے۔ مطلب یہ ہے کہ میں تم سے پہلے جارہا ہوں تاکہ تمہاری شفاعت تمہاری نجات تمہاری ہر طرح کارسازی کروں، تم میں سے جو بھی ایمان پر فوت ہو گا وہ میرے پاس میری حفاظت میرے انتظام میں اس طرح آئے گا جیسے مسافر اپنے گھر آتا ہے بھرے گھر میں۔ مؤمن مرتے ہی حضور کے پاس پہنچتا ہے بلکہ بعض مؤمنوں کی جانکنی کے وقت حضورِ انور انہیں لینے تشریف لاتے ہیں جیسا کہ امام بخاری کا واقعہ ہوا اور بہت مرنے والوں سے سنا گیا کہ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم آگئے۔ خیال رہے کہ چھوٹے فوت شدہ بچوں کو بھی فرط فرمایا گیا ہے مگر وہ فرطِ ناقص ہیں حضورِ انور فرطِ کامل یعنی ہر طرح کے منتظم، نیز "ایدیکم" میں خطاب ساری امت سے ہے نہ کہ صحابۂ کرام سے، حضور اپنی امت کے دائمی منتظم ہیں۔[64]

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: مؤمن مر کر نہ تو لاوارث ہوتا ہے نہ

---

(64) مراٰۃ المناجیح، 8/286

اجنبی گھر میں جاتا ہے، اس کے والی وارث حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اس سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں، ان کی آغوشِ رحمت میں جاتا ہے، بھرے گھر میں اترتا ہے۔[65]

ان بیان کردہ احادیثِ مبارکہ پر غور کریں تو یہ چند نِکات سامنے آتے ہیں:

☆حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا دنیا سے رخصت ہونے کا اشارہ فرمانا۔

☆صحابۂ کرام کے جدائی کے غم کو ملحوظ فرماتے ہوئے وجہِ رخصت بیان فرمانا۔

☆پردہ فرمانے کے باوجود احوالِ اُمّت پر گواہ ہونے کا فرمانا۔

☆پردہ میں ہونے کے باوجود پاس ہونے کا اشارہ فرمانا۔

☆اُمّت پر حاضر وناظر ہونا۔

☆حوضِ کوثر پر ملنے اور منتظر و منتظم ہونے کا فرمانا۔

☆حوضِ کوثر کے وجود اور مشاہدہ کا ذکر فرمانا۔

☆خزائنِ الٰہیہ کے مالک و مختار ہونے کا ذکر فرمانا۔

---

[65] مراٰۃ المناجیح، 8/314۔

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گواہی اور مشاہدہ

پچھلے صفحات میں 2 فرامین مبارکہ ذکر کئے گئے تھے:

☆ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ یعنی میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔[66]

☆ اَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ یعنی میں تمہارا گواہ ہوں گا۔[67]

ان فرامینِ مبارکہ میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دو مبارک اوصاف "فَرَط" اور "شَهِيْدٌ" کا بیان ہے۔

وصفِ مبارک "فَرَط" کے تحت کچھ تفصیل بیان ہوگئی تھی۔ آیئے وصفِ مبارک "فَرَط" کے تحت مزید ایک نکتہ اور وصفِ عظیم "شَهِيْدٌ" کے تحت کچھ نکات ملاحظہ کیجئے۔

دنیا سے رخصت ہونے کا اشارہ اور حشر میں ملنے کا وعدہ:

فرمانِ مبارک "اَنَا فَرَطُكُمْ یعنی میں تمہارے آگے جانے والا ہوں" میں اس جانب اشارہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے اصحابِ کرام

---

(66) بخاری، 4/270، حدیث: 6589

(67) بخاری، 3/45، حدیث: 4085

سے رخصت ہونے والے ہیں۔ یہ ایسی بات تھی کہ یقینی طور پر عُشّاق غمگین ہو جاتے، لیکن آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عشاق کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ ”اِنَّ مَوْعِدَكُمُ الحَوْضُ یعنی تمہارے ملنے کی جگہ حوض ہے۔“[68]

اسمائے الٰہیہ میں سے عطائے اسماء:

محترم قارئین! آپ جانتے ہی ہیں کہ اللہ کریم کے کئی مبارک نام ایسے ہیں جو ربّ العزّت نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی عطا فرمائے ہیں جیسے رَءُوف، رحیم، حکیم، عادل، صادق، نور، ھادی وغیرہ۔ رئیسُ المتکلمین مفتی نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے 67 اسمائے مبارکہ لکھے ہیں جو اللہ کریم نے اپنے ناموں میں سے رسولِ رحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرمائے ہیں۔[69]

اسی طرح ”شہید“ بھی اللہ ربّ العزّت کا اسمِ مبارک ہے جو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی عطا ہوا۔

---

[68] بخاری، 3/33، حدیث: 4042

[69] سرور القلوب فی ذکر المحبوب، ص318

شہید کے معنیٰ:

لغت میں "شہید" کے معنیٰ ہیں گواہ، حاضر و ناظر وغیرہ۔ مشہور عربی لغت لسانُ العرب سمیت کئی لغات میں لکھا ہے کہ اَلشَّھِیدُ الَّذِی لَا یَغِیب عَنْ عِلْمِہٖ شَیْءٌ یعنی شہید وہ ہے جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہ ہو۔[70]

"گواہ" اور "گواہی" پر نہایت نفیس کلام:

حکیمُ الاُمّت، عظیم محدّث مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے "گواہ" ہونے کے عنوان پر بہت ہی عشق بھرا کلام فرمایا ہے، اس کلام کی اہمیت کے پیشِ نظر یہاں پیش کیا جاتا ہے:

گواہ میں بہت صفات ہوتی ہیں مگر تین صفات لازم ہیں:

(1) گواہ گواہی حاصل کرتے وقت واردات کے موقع پر حاضر ہو کر مشاہدہ کرے اور گواہی دیتے وقت حاکم کے روبرو حاضر ہو، اسی لئے اسے شاہد یا شہید کہتے ہیں یعنی حاضر۔

(2) مدعی کی انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ گواہ کامیاب ہو، تاکہ مقدمہ کامیاب ہو، مُدّعا عَلَیہ گواہ کے ناکام کرنے کی کوشش کرتا ہے، وہ ہی گواہ پر

---

(70) لسان العرب، 2/2107

جرح کرتا ہے، وہ ہی گواہ کے علم پر اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ گواہ بے خبر ہے۔

(3) گواہ پر اعتراض درپردہ مُدّعی پر اعتراض ہے، اسی لئے مُدّعا علیہ، گواہ کا دشمن ہوتا ہے، نبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم دنیا میں خلق کے سامنے خالق کے، جنت و دوزخ کے اور تمام غیبی چیزوں کے گواہ ہیں۔ لہٰذا دنیا میں تشریف آوری سے پہلے خالق کے قربِ خاص میں رہ کر تمام چیزوں کا مشاہدہ فرما کر یہاں تشریف لائے اور آخرت میں خالق کے سامنے مخلوق کے گواہ ہوں گے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ ہر مخلوق کے ہر حال سے باخبر ہوں، ورنہ گواہی کیسی؟ نیز آج جو حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے علم پر اعتراض کر رہے ہیں، سمجھ لو کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی گواہی ان کے خلاف ہونے والی ہے، اور یہ لوگ مُدّعا عَلیہ ہیں۔ کیونکہ گواہ کے علم کی تنقیص وہ کرے گا جس کے خلاف گواہی ہو۔

نیز حضور علیہ السّلام کے علم اور کمالات کی مخالفت درپردہ رب تعالیٰ کی مخالفت ہے، کیونکہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام رب تعالیٰ کے گواہ ہیں۔

خیال رہے کہ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی گواہی چار طرح کی ہے، خالق کے گواہ مخلوق کے سامنے، مخلوق کے گواہ خالق کے سامنے، خالق کے گواہ خالق کے پاس، مخلوق کے گواہ مخلوق کے سامنے، جس کے جنتی ہونے کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گواہی دیں، وہ یقینا جنتی ہے، جسے اچھا کہہ دیں، وہ اچھا ہے جسے برا کہہ دیں وہ برا ہے۔ جس چیز کو حلال فرمادیں وہ حلال ہے جسے حرام کہہ دیں وہ حرام۔ کیونکہ گواہ مطلق ہیں۔ (71)

شہید کے ایک معنیٰ "حاضر وناظر":

شہید کے ایک معنیٰ "حاضر اور موجود" بھی ہیں اس کے تحت حکیمُ الاُمّت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

حاضر کے معنی بھی ہو سکتے ہیں، یعنی آپ عالَم کے ذرہ ذرہ میں حاضر و ناظر ہیں۔

یہاں اتنا سمجھ لو کہ آج حکیم یہ کہتے ہیں کہ دوا کی طاقت مرض سے زیادہ ہونا چاہیئے، تاکہ مرض کو دبا سکے ورنہ دوا خود مرض سے دب جائے گی، شیطان بیماری ہے اور نبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم علاج، جب شیطان کو یہ قوت دی گئی

---

(71) شانِ حبیب الرحمٰن، ص 182

ہے کہ ﴿اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ﴾[72] کہ وہ اور اس کی ذریت تم سب کو ہر وقت دیکھتے ہیں، اور شیطان سارے عالم پر نگاہ رکھتا ہے، کہ جہاں کسی نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس نے آکر بہکایا۔ اب حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو بالکل بے خبر رکھا جائے تو رب تعالیٰ پر اعتراض ہو گا کہ اس نے بیماری قوی پیدا کی دوا کمزور۔ لہٰذا ضروری ہے کہ حضور کو ہدایت دینے کے لئے ہر وقت ہر ایک کی خبر ہو۔[73]

میں تمہارے پاس ہی ہوں:

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حاضر و ناظر ہونے کے حوالے سے حدیثِ پاک "اَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ" کے تحت عظیم محدث امام شہابُ الدّین قَسطلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرمائے گئے کلمات ملاحظہ کیجئے: یعنی میں تمہارے اعمال پر گواہی دینے والا ہوں، گویا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے امتیوں کے ساتھ ہی جلوہ فرما ہیں، ان سے آگے نہیں گئے بلکہ ان کے اعمال ملاحظہ فرمانے کے لئے باقی ہیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی ظاہری حیات اور دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد دونوں حالتوں میں اپنے امتیوں کے دنیا و آخرت کے

---

(72) ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے۔ (پ8، الاعراف:27)

(73) شانِ حبیب الرحمٰن، ص 183

معاملات کے نگہبان ہیں۔ (74)

"اَنَا شَھِیْدٌ عَلَیْکُمْ" فرمانے میں اس جانب بھی اشارہ ہے کہ میں تمہارا حوض پر منتظر و منتظم ہوں گا لیکن تمہارے اعمال بھی دیکھنے والا ہوں لہٰذا حوضِ کوثر سے دور کرنے والے اعمال نہ کرنا۔ جیسا کہ امام شہاب الدین قسطلانی نے شرح بخاری میں نقل فرمایا۔ (75)

حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مشاہدات:

شہید کے حروفِ اصلیہ "ش ہ د" ہیں، باب مُفاعلہ سے اس کا مصدر "مشاہدہ" بنتا ہے۔ حضور نبی رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مشاہدہ کی بھی کیا ہی شان ہے چنانچہ شیخِ محقق شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حق میں 6 جِہات (Six Directions یعنی دائیں بائیں، آگے پیچھے، اوپر نیچے) ایک جہت کے حکم میں کر دی گئی ہیں (کہ آپ ایک ہی وقت میں تمام جہات کا مشاہدہ فرماتے ہیں)۔ (76)

اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مشاہدہ صرف اپنے قریب قریب نہیں تھا بلکہ ہزاروں لاکھوں میل دور تک بھی مشاہدہ فرمالیتے۔ جیسا کہ مدینۂ طیبہ سے

---

(74) ارشاد الساری، 3/485، تحت الحدیث: 1344

(75) ارشاد الساری، 13/688، تحت الحدیث: 6590

(76) مدارج النبوۃ، 1/7

ایک ہزار کلومیٹر سے بھی زیادہ دوری پر ہونے والی جنگِ موتہ کا منظر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسجدِ نبوی شریف میں بیان فرمادیا چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرات زید، جعفر اور اِبنِ رواحہ رضی اللہُ عنہم کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ہی لوگوں کو فرمایا کہ جھنڈا زید نے لیا، وہ شہید ہوگئے، پھر جعفر نے لیا اور وہ بھی شہید ہوگئے، پھر اِبنِ رواحہ نے لیا وہ بھی شہید ہوگئے، حتّٰی کہ جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لیا یعنی خالد بن ولید نے حتّٰی کہ اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی، یہ فرماتے وقت آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ [77]

کبھی نماز کی حالت میں جنّت میں انگوروں کے خوشوں تک ہاتھ پہنچ جائے اور جہنم کو بھی ملاحظہ فرمالیں جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک دن سورج گرہن کی نماز پڑھائی تو بعدِ نماز لوگوں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی اس جگہ میں کچھ لیا پھر دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے، فرمایا میں نے جنت ملاحظہ کی تو اس سے خوشہ لینا چاہا اگر لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے اور میں

---

[77] بخاری، 3/96، حدیث: 4262، مسند احمد، 37/257، حدیث: 22566

نے آگ دیکھی تو آج کی طرح گھبراہٹ والا منظر کبھی نہ دیکھا۔[78]

اسی طرح آپ نے پوری دنیا کا یوں مشاہدہ فرمالیا کہ جیسے کوئی اپنی ہتھیلی کو دیکھ لیتا ہے۔[79]

اَنَا فَرَطُکُمْ والی طویل روایت میں "اِنِّی وَاللّٰہِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِی الْآنَ" کے الفاظ بھی ہیں یعنی اللہ کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں۔ اس سے بھی آپ کے مشاہدہ کی طاقت واضح ہوتی ہے کہ زمین پر ہوتے ہوئے حوضِ کوثر کو دیکھ لیا۔ یہ بھی یاد رہے کہ حوضِ کوثر کوئی خیالی یا تصوراتی بیان نہیں بلکہ یہ حقیقتاً موجود ہے اور اس پر ایمان رکھنا واجب ہے، جو اس کا انکار کرے وہ فاسِق و بدعتی ہے۔[80] حَوضِ کوثر کے متعلق احادیث 50 سے زائد صحابۂ کرام علیہم الرّضوان سے مروی ہیں۔[81]

اتنے ہی پر اکتفا کرتے ہیں کہ ایک تو صفحات کا دامن تنگ ہے اور دوسرا ہماری اتنی حیثیت ہی نہیں کہ حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و

---

(78) بخاری، 3/463، حدیث: 5197

(79) مجمع الزوائد، 8/510، حدیث: 14067

(80) شرح الصاوی علٰی جوھرۃ التوحید، ص398، تحفۃ المرید، ص442

(81) البدور السافرۃ، ص241۔

عظمت کا احاطہ کر سکیں۔ اللہ ربّ العزّت ہمیں آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی سچّی محبت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

اے ہمارے پیارے اللہ پاک! ہمیں اپنے ان محبوب بندوں جیسے عقائد و اعمال اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما اور عظمت و شانِ مصطفےٰ ﷺ کے معاملے میں ہر قسم کے شیطانی وسوسوں سے نجات عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن ﷺ

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل
(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)
https://wa.me/923126392663

”ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“ انٹرنیشنل

”ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“ الحمدللہ تحقیق و تصنیف کی تربیت کرنے والا اہل سنّت کا واحد آن لائن ادارہ ہے۔

اس ادارے سے اب تک 75 کورسز کے مجموعی طور پر 135 سے زائد بیجز میں 12 ہزار سے زائد طلبہ، علما، محققین، ایم افل، پی ایچ ڈی اسکالرز اور اہل قلم حضرات شرکت کر چکے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)

https://wa.me/923126392663

تحقیق و تصنیف سیکھنے کا سچا جذبہ ہے تو

آیئے ہمیں جوائن کیجیے

یہ کورس 02 ستمبر کو شروع ہو چکا

ہے، 07اکتوبر سے دوسرا لیول شروع

ہو رہا ہے، اب بھی داخلہ ہو سکتا ہے،

سابقہ کلاسز کی ریکارڈنگ بھی مل

جائے گی۔

لیول 01 کی کامیاب تکمیل کے بعد لیول 02 میں داخلے جاری

مضمون، مقالہ، کتاب اور آرٹیکلز لکھنے کی بنیادی ولازمی ٹریننگ
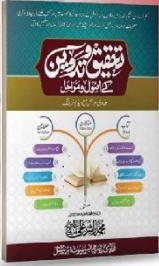
لیول 01 میں مکمل شدہ تحقیقی نکات

- محقق و مصنف بننے کا سفر
- 30 اصنافِ تحریر
- فن عنوان سازی
- فن مضمون نویسی
- فن اشاریہ سازی
- فن حاشیہ نگاری
- اصنافِ مضامین و آرٹیکلز
- جمع مواد کے وسائل
- جمع مواد اور سافٹ ویئرز
- فن کتابیات
- ڈیٹا سیونگ کے ذرائع

لیول 02 کے طے شدہ تحقیقی نکات

- المکتبۃ الشاملۃ کا استعمال
- جمع مواد کی اہم موبائل ایپس
- اسالیب مضامین کا جائزہ
- رموزِ اوقاف کا استعمال
- فن مضمون نویسی کی تفصیلات
- قرآنی وحدیثی آرٹیکلز
- فقہی مضامین / آرٹیکلز
- سیرت مضامین / آرٹیکلز
- فن تذکرہ نگاری
- فن موسوعہ سازی
- مصادرِ علومِ اسلامیہ

لیول 02 کا دورانیہ

07-تا-31 اکتوبر 2024ء

داخلہ کی آخری تاریخ

06 اکتوبر، اتوار شام تک

لیول 01 کی ریکارڈنگ بھی فیس جمع کرواکے حاصل کر سکتے ہیں

ماہانہ فیس

پاکستان	500 روپے
ہندوستان	350 روپے
دیگر ممالک	10 پاؤنڈ

- کلاس آن لائن زوم پر ہوگی
- کلاس کی ریکارڈنگ بھی ملے گی

کلاس ٹائم بعدِ عشاء (صرف ایک گھنٹا)

پاکستان: 08:30۔ ہندوستان: 09:00

نوٹ: شرکائے کورس کو کتاب کے اسباق کی مکمل پی ڈی ایف اور تحقیق وتصنیف کے 50 کورسز فری دیے جائیں گے۔

ہادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

ONLY WHATSAPP
+92312-6392663